U-1

محمد عبد الرحمن بارکزئی
لاہور
۱ جنوری ۱۹۴۲

gul bakaw'li

"Translated for Persian"
15th Rajab, 1268 – May 5, 1852
(4 Bhādan 1915)

HUL 249
possibly Nihālchand

incomplete at the beginning – starts at the 15th story

17 leaves
26 lines per page

Gul Bakā'olī
Nihālchand

آیا اور اوسنے کئی ہزار روپے کو بیچ کر ایک حویلی پختہ مول لی اسباب ضروری بھی بنا لیا اور کئی خدمتگار نوکر رکھی
جب رات ہوئی بکاولی کے پاس جاتا اور صبح اپنے مکان میں آتا اسیطرح ایک مدت گذر گئی بعضے بعضے اشخاص
ہمسایہ کی شہزادے سے آشنا ہو گئے تھے اوسکو شہر کی سیر دکھانے لگے ایکروز تاج الملوک اونکے ساتھ سیر کو نکلا تھا
ایک گروہ سر و پا برہنہ بحالت تباہ نظر آیا شہزادہ نے یاروں سے پوچھا یہ اشخاص اگرچہ بلباس فقیر ہیں لیکن
بصورت امیرزادے لیکن لب جلے ہوئے آتش عشق اور اشتیاق کی اور زخمی ناوک فراق ہیں قصہ
انکا یوں ہے کہ راجہ چترسین کی ایک بیٹی مہ پارہ بلکہ آسمان خوبی کا ستارہ ہے اوسکی مانند کوئی عورت
حسین اس سرزمین میں نہیں ہے اشعار ناز ظاہر ہے قد موزوں سے ٹپکتی ہے چشم میگوں سے سیکڑوں
کشتے اوسکی ابرو کی للا کہ بند ہوے ہیں تا گیسو کی زلف اوسکی ہے جسقدر شگون ہے سیہ بخت اوسقدر
مفتوں امرت اور زہر آنکھیں میں اوسکے دم میں بارش ہے اور جلادی ہے ننگ ناموس جو کہتا ہے سی
دی اوسکے کوچہ کی سمت راہ دی قصہ مختصر ایک تعداد اب ہی تبریز سیکڑ قائل گبر و مسلمان ہیں دو دیے
اوسکے ساتھ اور بھی دو کافریں غارتگر ایمان ہیں ایک تنبولی کی لڑکی نرملا نام اور دوسری مالی کی چپلا
اسم بامسمے ہے غرض تینوں آپسمیں اخلاص دلی رکھتی ہیں اوٹھنا بیٹھنا جاگنا سونا کھانا پینا دن رات
ایک جگہ ہے اور اپنی پیا دکی ہی ہر ایک آب فتنا ہے جسے پسند کرے اوس سے ہو گیکو اسباب ہیں دل
ہیں لیکن اب تک کوئی اونکا منظور نظر نہیں ہوا اور آنکہو میں نہیں تہا شہزادہ یہ سنکر چپکا ہو رہا اتفاقا
ایکروز آوارہ بیابان عشق اوس حور سرشت کے محل کے نیچے جا نکلا تماشائی اوسکے گل رخسار کو بلبل وار تکتی
تہی اور دیوانو کی طرح آپسمیں کچھ بکتی تہی اور وہ پریزاد بیٹھی جھروکے سے دیکھ رہی تہی کہ شہزادہ بس
اوس سے دو چار ہوا عشق کا تیر اوسکی دل کے پار ہوا عنان صبر و شکیب ہاتھ سے چھٹ گئی متاع ہوش و حواس
لٹ گئی بیخود ہو کر گر پڑی نرملا اور چپلا نے دوڑ کر اوٹھایا منہ پر گلاب چھڑکا عطر سونگھایا کچھ تہوڑی
ہوش آیا لیکن سکتے کی سی حالت ہر چند اونہوں نے حال پوچھا اوسنے کچھ نہ بتایا جب تک منہ پر اوسی
طرح رہنے دیا تب نرملا کھڑکی سے نیچے جہانکا شہزادے کو دیکھا اور چپلا اوس سے بتایا کہ سبب دریافت
کیا پھر تسلی دیکر کہنے لگی ای رانی تیری بیقراری پائی تو ہمکو دیوانہ بنایا اور اضطرابی نے دامن صبر چھڑایا
اتنی کیوں گھبرائی اور کسواسطے آپکو دیوانہ بنائی ہے تیری باپ نے تو بیاہ کی تجویز تجھ پر موقوف رکھی
ہے جسکو تو پسند کریگی اوس سے تیری شادی کردیگا خاطر جمع رکھ اس جوان ابلق سوار کو جسکو دیکھ کر تیرا
حال تغیر ہوئی ہے اگر فرشتہ ہے تو بھی تیری دام سے جا نہیں سکتا اور کوئی اوسکو چھڑا نہیں سکتا دیکھ
تو ایسے جال میں پھنساتی ہوں کہ بل نہ سکے اور ایک قدم آگے چل نہ سکے یہ کہکر ایک کٹنی اوسکی چال
کی تحقیقات کو بھیجی وہ عجب ایک شوخی و طنازی سے آئی اور آتے ہی شہزادے کی گھوڑے کا تنگ بند پکڑ